وفاقی وزیر اقلیتی امور کے خلاف وفاقی محتسبِ اعلیٰ کے ہاں درخواست

پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کے سینئر نائب صدر جناب سموئیل بخش نے بتایا ہے کہ پارٹی کے صدر جیمز صوبے خان نے اقلیتی وزیر جناب پیٹر جان سہوترا کے خلاف ۲۵ لاکھ روپے کا قومی فنڈ خورد برد کرنے پر وفاقی محتسب اعلیٰ کے ہاں شکایت درج کر دی ہے۔ انہوں نے وفاقی محتسب اعلیٰ سے استدعا کی ہے کہ پیٹر جان سہوترا سے اس رقم کا پورا حساب لیا جائے۔ جیمز صوبے خاں کے دعوے کے مطابق اقلیتی وزیر نے مسیحی برادری کی بہبود کے لیے حاصل کردہ رقم فیصل آباد میں اپنی بیوی کو کونسلر منتخب کرانے، عالیشان بنگلہ بنانے اور نہایت قیمتی کاریں خریدنے پر خرچ کی ہے۔ (روزنامہ مساوات، لاہور۔ ۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء)

"سود جیسی لعنت کیوں؟" پطرس غنی

اقلیتی محاذ برائے مساوی حقوق کے مرکزی صدر پطرس غنی نے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے جب سودی نظام کو غیر اسلامی قرار دیا گیا تو غریب عوام نے سکھ کا سانس لیا لیکن حکومت نے اس فیصلے کو اہمیت نہ دی۔ حکومت کو چاہیے تھا کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کا احترام کرتی لیکن فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر کے یہ ثابت کیا گیا کہ حکومت کو غریبوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔

ایل۔ ڈی۔ اے جو اسکیمی نظام چلا رہی ہے اس کی موجودہ صورتِ حال یہ ہے کہ محکمہ پلاٹ کی اصل قیمت سے زیادہ لوگوں سے سود وصول کر رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام محکموں کو سود لینے سے فوری طور پر روک دیا جائے تاکہ لوگوں میں جو بے چینی پائی جاتی ہے، وہ ختم ہو۔ (روزنامہ نوائے وقت، لاہور۔ ۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء)

اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومتِ پاکستان کے اقدامات

قومی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وفاقی وزیرِ مملکت برائے اقلیتی امور جناب پیٹر جان سہوترا نے ایوان کو بتایا کہ اقلیتی امور کی الگ وزارت بنانے کے علاوہ موجودہ حکومت نے

اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات کیے ہیں ان میں اقلیتوں کی وفاقی مشاورتی کونسل کا قیام ہے جو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان اور نمایاں اقلیتی رہنماؤں پر مشتمل ہے۔ مشاورتی کونسل وقفے وقفے سے اپنے اجلاس منعقد کرتی ہے اور اس کی سفارشات کی روشنی میں حکومت پالیسی بناتی ہے۔ اسی طرح اقلیتوں کے روزمرّہ مسائل کے حل کے لئے ضلعی سطح پر تمام اضلاع میں اقلیتی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں اور متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں/ایڈیشنل ڈپٹی کمشنروں کی سربراہی میں ان کمیٹیوں کے اجلاس باقاعدگی سے ہورہے ہیں۔

انہوں نے مزید بتایا کہ حکومتِ پاکستان نے اقلیتوں کے نادار افراد کی مدد کے لئے ۱۹۷۴ء میں غیر معینہ مدّت کے لئے قابلِ استعمال فنڈ قائم کیا تھا۔ جس میں دسمبر ۱۹۹۱ء تک ۲۱،۳۷،۴۰ روپے کی رقم دی گئی تھی اور اس میں سے ۱۰،۸۵،۳۳۱ روپے مستحقین میں تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ اسی طرح کا ایک خصوصی فنڈ نادار افراد کی کفالت اور رفاہی کاموں کے لئے ۸۶-۱۹۸۵ء میں قائم کیا گیا۔ دسمبر ۱۹۹۱ء تک ثانی الذکر فنڈ میں اٹھارہ کروڑ روپے جمع ہوئے تھے جس میں سے اقلیتی ارکانِ قومی اسمبلی کی سفارش پر ۹،۲۶،۳۶،۴۳۵ روپے خرچ کیے گئے۔

وزارتِ اقلیتی امور ہر سال ۴۵،۰۰۰ روپے کے انعامات اقلیتوں کے باصلاحیت اور ذہین افراد کو دے رہی ہے جو اقلیتوں کے کلچر کے تحفظ اور اسے ترقی دینے کے لئے ادب اور فنونِ لطیفہ کے میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں۔ (روزنامہ نیوز، راولپنڈی۔ ۱۱ فروری ۱۹۹۲ء)

"حکومت اقلیتوں کے حقوق و مراعات کا پورا خیال رکھ رہی ہے۔" رانا چندر سنگھ

اقلیتی رکنِ قومی اسمبلی اور وفاقی وزیر برائے انسدادِ منشیات رانا چندر سنگھ نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے لیڈروں کے ایک وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے اقلیتوں کے حقوق کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اور ان کی مراعات کا پورا پورا خیال رکھا جا رہا ہے۔ (روزنامہ مساوات، لاہور۔ ۸ فروری ۱۹۹۲ء)